بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شعبان کا مہینہ

اور

شبِ براءۃ

محمد اشتیاق

امیر جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شعبان کا مہینہ اور شب براءۃ

قارئین کرام مذہبی دنیا میں علماء، مقررین اور مدرسین کا حال یہ ہے کہ کسی بات کو بیان کرتے وقت وہ یہ تکلیف گوارا نہیں کرتے کہ دیکھیں بات کس نے کہی ہے، کہاں سے کہی ہے، سچ کہی ہے یا جھوٹ۔ مطلب بیان کرنے سے ہے۔ اسی طرح جب یہ لوگ کسی حدیث کو بیان کرتے ہیں یا اُسے تحریر کرتے ہیں تو اتنی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ حدیث کو دیکھیں کیسی ہے۔ سند صحیح ہے یا ضعیف، متن صحیح ہے یا مضطرب، باطل ہے یا منکر، موقوف ہے یا مرفوع، حدیث کس کتاب میں ہے۔ الغرض تحریر و تقریر اور بیان کرنے سے مطلب ہے۔

اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات موجود ہیں کہ کوئی ایسی بات جو آپ نے نہیں کہی آپ کی طرف منسوب کردی جائے موجب عذاب ہے، الامان الحفیظ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے :۔

مَنۡ يَّقُلۡ عَلَيَّ مَا لَمۡ اَقُلۡ فَلۡيَتَبَوَّأۡ مَقۡعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (صحیح بخاری)

جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی اس کو چاہیئے وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنائے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اِتَّقُوا الۡحَدِيۡثَ عَنِّيۡ اِلَّا مَا عَلِمۡتُمۡ فَمَنۡ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلۡيَتَبَوَّأۡ مَقۡعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ...... (رواہ الترمذی ۵/۱۸۳ وسندہ حسن ولہ شواہد)

مجھ سے حدیث بیان کرنے سے بچو مگر جس حدیث کا تمہیں علم ہو کیونکہ جس شخص نے مجھ پر ارادتاً جھوٹ باندھا اس کو چاہیئے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

آپ اس منبر پر فرما رہے تھے :

اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَدِیْثِ عَنِّیْ فَمَنْ قَالَ عَلَیَّ فَلْیَقُلْ حَقًّا اَوْ صِدْقًا وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَیَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ (رواہ ابن ماجہ وسندہ حسن ولہ شواہد کثیرۃ)

مجھ سے حدیث بیان کرنے سے تم پر احتیاط لازم ہے۔ جو شخص مجھ سے منسوب کر کے کوئی بات کہے اس کو چاہیئے حق اور سچی بات کہے (کیونکہ) جس شخص نے کوئی ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اس کو چاہیئے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں عالم، مقرّر اور مدرّس حضرات کو وہی حدیث بیان کرنی چاہیئے جو صحیح ہو یا یہ ثبوت کو پہنچتی ہو اور اگر کوئی شخص ایسی بات بیان کرتا ہے جو آپ نے نہیں کہی یعنی ضعیف یا موضوع حدیث بیان کرتا ہے تو اس کو چاہیئے وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کرے۔ یہ تمہید ہم نے اس لئے لکھی ہے تاکہ ہم آپ کی توجّہ ان احادیث کی طرف مبذول کرائیں جو ماہ شعبان کے سلسلہ میں روایت کی گئی ہیں یا تو وہ موضوع ہیں یا ضعیف۔ ملاحظہ فرمائیے :۔

(۱) حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا نَہَارَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ فِیْھَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِّیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا، حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ (رواہ ابن ماجہ ۱/۴۴۴ ورواہ احمد)

جب نصف شعبان کی رات آئے اس رات کو قیام کیا کرو اور دوسرے دن روزہ رکھا کرو۔ اس رات کو سورج غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے : ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کی بخشش کر دوں، ہے کوئی (مجھ سے) رزق طلب کرنے والا کہ میں اسے رزق دوں، ہے کوئی آزمائش سے دوچار کہ میں اسے (آزمائش سے) نجات دوں،

ہے کوئی فلاں فلاں کام کا متلاشی، ہے کوئی
فلاں فلاں کام کا متلاشی، اللہ تعالیٰ اس طرح
فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتا ہے۔

قارئین کرام یہ حدیث موضوع یعنی جھوٹی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس بات کو منسوب کرنا آپ کی طرف جھوٹ باندھنا ہے۔ علامہ ہیثمی مجمع الزوائد میں تحریر کرتے ہیں کہ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ لِضُعْفِ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ وَإِسْمُهُ أَبُوبَكْرِ بْنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٌ بن ابی سبرة، قَالَ فِيهِ احمدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ ابْنُ معين يَضَعُ الحَدِيثَ یعنی اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور ضعف ابن ابی سبرہ کی وجہ سے ہے۔ اس کا نام ابوبکر بن عبداللہ بن محمد ابن ابی سبرہ ہے۔ اس کے متعلق امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ یہ (احادیث) گھڑا کرتا تھا۔ الغرض یہ حدیث موضوع یعنی جھوٹی ہے۔ مزید برآں (تہذیب التہذیب ۱۲/۲۸م دیکھئے۔

(۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ابوسعیدؓ خدری سے کہا اے ابوسعید مجھ سے کوئی حدیث جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو بیان کرو...... پھر حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں :-

يَا عَائِشَةُ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ بَلْ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ لَا يَنْظُرُ اللهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلَا إِلَى مُشَاحِنٍ وَلَا إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ وَلَا إِلَى

اے عائشہؓ کیا تمہیں اس بات کا اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے سلسلے میں کسی قسم کی ناانصافی کریں گے۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے کہا یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات کو اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر (دوزخیوں کو) آگ سے آزاد کرتا ہے لیکن اس رات کو اللہ تعالیٰ کسی مشرک

عَاقٍ لِوَالِدَيْهِ .... فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ تَاذَنِيْنَ لِي فِي قِيَامِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ. فَقُلْتُ نَعَمْ بِأَبِي وَأُمِّي فَقَامَ فَسَجَدَ لَيْلًا طَوِيْلًا حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قُبِضَ فَقُمْتُ اِلْتَمَسْتُهُ وَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ فَتَحَرَّكَ فَفَرِحْتُ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهٖ ......

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳/۳۸۴)

کی طرف نظر عنایت نہیں کرتا اور نہ بغض و کینہ رکھنے والے کی طرف اور نہ رشتہ توڑنے والے کی طرف اور نہ ازار لٹکانے والے کی طرف اور نہ والدین کی نافرمانی کرنے والے کی طرف نظر کرتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا:۔ اے عائشہؓ کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس رات میں قیام کروں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ ہاں کیجئے۔ پھر آپ نے رات کو قیام کیا اور بہت طویل سجدہ کیا یہانتک کہ میں سمجھی کہ آپ کی روح قبض ہو گئی۔ پھر میں نے آپ کو تلاش کیا اور میں نے اپنے ہاتھ کو آپ کے قدموں پر رکھا تو آپ نے حرکت دی۔ میں خوش ہو گئی اور میں نے سنا کہ آپ اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھ رہے تھے......

یہ حدیث ضعیف ہے۔ ابوہم عثمان مجہول ہے (لسان المیزان) اور سلّام الطویل متروک ہے۔ (تقریب) علاوہ ازیں محمد بن علی بن حبّان المدائنی متروک وضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال ۳/۶۷۸) امام بیہقی شعب الایمان میں اُسے ضعیف لکھتے ہیں۔ الغرض یہ حدیث موضوع ہے۔

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:۔

فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ، رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَ

ایک رات کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہیں پایا تو میں آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلی، کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں اس حال میں کہ آپ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کئے ہوئے ہیں (آپ نے مجھے دیکھا تو

رَسُولُهٗ ؟ قَالَتْ قَدْ قُلْتُ وَمَا بِيْ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْتُ اِنَّكَ اُتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ

(رواہ ابن ماجہ ۴۴۴/۱ ورواہ الترمذی واحمد)

فرمایا) اے عائشہ کیا تم اس بات کا خوف رکھتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے سلسلہ میں کسی قسم کی ناانصافی کریں گے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے، البتہ میں سمجھ رہی تھی کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کے پاس گئے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمانِ دنیا پہ اترتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کی گنتی سے زیادہ (اپنے بندوں کی) بخشش کر دیتا ہے۔

قارئین یہ حدیث بھی مخدوش ہے قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَۃَ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیْثِ الْحَجَّاجِ ، سمعتُ مُحَمَّدًا یُضَعِّفُ هٰذَا الحدیث یعنی ابوعیسٰی امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم عائشہ کی حدیث کو صرف حجاج کے طریق سے جانتے ہیں، میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے (اس حدیث کے بارے میں) سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں : یحیٰی ابن ابی کثیر لَمْ یَسْمَعْ من عُرْوَۃَ۔ یحیٰی ابن ابی کثیر نے عروہ سے نہیں سنا۔ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاۃَ لَمْ یَسْمَعْ من یحیٰی ابن ابی کثیر اور حجاج بن ارطاہ نے یحیٰی ابن ابی کثیر سے نہیں سنا، قَالَ اَبُوْزرعۃ لم یَسْمَعْ من عروۃ وَقَالَ ابوحاتم ما اَرَاہُ سمع منہ (تہذیب) یعنی امام ابوزرعۃ کہتے ہیں یحیٰی ابن ابی کثیر نے عروہ سے نہیں سنا اور امام ابوحاتم بھی کہتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ یحیٰی ابن ابی کثیر نے عروہ سے سنا ہو۔ (رواہ الترمذی ۱۱۷/۳)

لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے اور ضعیف ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے شعب الایمان میں اور بھی کئی روایات مروی ہیں مگر تمام ضعیف ہیں۔ مثلاً :۔

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں :۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَامَ فَصَلّٰى (اَرْبَعَةَ) عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الْفَرَاغِ فَقَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ (اَرْبَعَ عَشْرَةَ) مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اَرْبَعَةَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ) الْاٰيَةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَأَلْتُهٗ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ صُنْعِهٖ قَالَ مَنْ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِىْ رَأَيْتَ كَانَ لَهٗ عِشْرِيْنَ سَنَةً مَقْبُوْلَةً فَاِنْ اَصْبَحَ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ كَصِيَامِ سَنَتَيْنِ سَنَةً مَاضِيَةً وَسَنَةً مُسْتَقْبِلَةً

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳/۳۸۷)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصف شعبان کی رات کو دیکھا آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے چودہ رکعت نماز پڑھی، پھر آپ بعد فراغت بیٹھ گئے، پھر آپ نے اُم القرآن یعنی سورۃ الفاتحہ چودہ مرتبہ پڑھی، پھر آپ نے قل ھو اللہ احد چودہ مرتبہ پڑھی، پھر آپ نے چودہ مرتبہ قل اعوذ برب الفلق پڑھی، پھر آپ نے چودہ مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھی اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی اور یہ آیت (لقد جاءکم رسول من انفسکم) پڑھی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے اس چیز کے بارے میں جو عمل آپ نے کئے معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ایسا عمل جیسا تم نے دیکھا ہے کیا تو (اس کے نامۂ اعمال میں) بیس مقبول سال لکھ دیئے جاتے ہیں اور اگر اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ روزے دار ہو تو اس کے لئے دو سال کے روزے یعنی ایک سال ماضی کے روزے اور ایک سال مستقبل کے روزے لکھ دیئے جاتے ہیں۔

قال الامام احمد یشبہ ان یکون ھذا الحدیث موضوعاً وھو منکر (شعب الایمان) یعنی امام احمدؒ کہتے ہیں یہ حدیث شبہ ہے کہ موضوع اور منکر ہو سند یہ ہے، احمد بن عبد الکریم عن خالد الحمصی عن عثمان بن سعید بن کثیر الحمصی عن محمد بن المہاجر فذکر حدیثاً منکراً

موضوعاً وعنه احمد بن محمد جابر قال البیہقی الثلاثۃ مجہولون (لسان المیزان ۱/۲۱۵)

قارئین کرام احمد بن عبد الکریم نے یہ ایک منکر جھوٹی حدیث روایت کی ہے جو آپ کے سامنے ہے اور امام بیہقی کہتے ہیں کہ اس میں تین راوی مجہول ہیں لہٰذا یہ بھی بے کار ہے۔

⑤ اسی سلسلہ کی ایک اور حدیث ہے وہ بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے فرماتی ہیں :۔

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ قَدْ قُبِضَ فَلَمَّا رَأَیْتُ ذٰلِکَ قُمْتُ حَتّٰی حَرَّکْتُ اِبْہَامَہٗ فَتَحَرَّکَ فَرَجَعْتُ فَلَمَّا رَفَعَ اِلَیَّ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَوْ یَا حُمَیْرَاءُ اَظَنَنْتِ اِنَّ النَّبِیَّ قَدْ خَاسَ بِکِ قُلْتُ : لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنِّیْ ظَنَنْتُ اِنَّکَ قُبِضْتَ بِطُوْلِ سُجُوْدِکَ فَقَالَ أَتَدْرِیْنَ اَیَّ لَیْلَۃٍ ھٰذِہٖ؟ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ قَالَ ھٰذِہٖ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَطْلُعُ عَلٰی عِبَادِہٖ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِیْنَ وَیَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِیْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوئے (اور) نماز پڑھنے لگے پھر آپ نے لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ میں سمجھی کہ (اللہ نے) آپ کی روح قبض کر لی ہے۔ پھر جب میں نے ایسا دیکھا میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ میں نے آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپ نے انگوٹھے کو ہلایا، میں واپس آگئی۔ پھر جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا اور اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ یا اے حمیراء کیا تم سمجھتی ہو کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے لیکن آپ کے زیادہ دیر تک سجدہ کرنے کی وجہ سے میں یہ سمجھی کہ آپ کی روح قبض ہو گئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کونسی رات ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات

وَيُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳/۳۸۳)

ہے، اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ پھر بخشش طلب کرنے والوں کی بخشش کر دیتا ہے اور رحم کی درخواست کرنے والوں پر رحم کرتا ہے اور آپس میں بغض رکھنے والوں کو جب تک وہ اسی حالت میں ہیں چھوڑ دیتا ہے۔

یہ حدیث بھی باطل ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں: قلت ھذا مرسل جید ویحتمل ان یکون العلاء بن الحارث اخذہ من مکحول واللہ اعلم وقد روی فی ھذا الباب احادیث مناکیر رواتھا قوم مجھولون (شعب الایمان) یعنی میں کہتا ہوں یہ حدیث مرسل اچھی ہے اور ہو سکتا ہے علاء بن الحارث نے یہ حدیث مکحول سے لی ہو اور اللہ جانتا ہے کہ اس باب میں مجہولین کی ایک جماعت نے بہت سی منکر احادیث روایت کی ہیں وہ منکر روایات اس سلسلہ میں مانع ہیں۔

مزید برآں اس حدیث کے رواۃ ہیں "ابو عبید اللہ اسمہ احمد بن عبدالرحمٰن بن وھب صدوق تغیر باخرۃ" (تقریب) یعنی ابو عبید اللہ ان کا نام احمد بن عبدالرحمٰن بن وھب ہے صرف سچے ہیں اور آخری عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا معلوم نہیں حافظہ خراب ہونے کے بعد انہوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے یا حافظہ صحیح ہونے کی حالت میں۔

"عمی" اس راوی کا نام زید بن الحواری ہے اور یہ بھی ضعیف ہے (تقریب)

"حسین بن ادریس" باطل اور بے بنیاد روایات روایت کرتا ہے (میزان ولسان)

لہٰذا یہ حدیث بھی باطل ہے۔

(۶) حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ (رواہ ابن

بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو ارض دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتا ہے مگر مشرک

ماجہ ۴۴۵/۱)

اور آپس میں بغض رکھنے والوں کی بخشش نہیں کرتا)

یہ حدیث ضعیف ہے۔ عبداللہ ابن لہیعہ ضعیف ہیں اور علامہ سندی کہتے ہیں "ابن عرزب" نے ابوموسیٰؓ کو نہیں پایا اور یہی بات امام منذری نے بھی کہی ہے اور عبدالرحمٰن بن عرزب مجہول ہے (تقریب التقریب ۴۹۱/۱ و مجمع الزوائد) لہٰذا یہ حدیث بھی مخدوش ہے۔

اسی مضمون کی احادیث اور بھی صحابہ کرام سے مروی ہیں مگر سب ضعیف ہیں۔

مثلاً:-

⑦ یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے مگر ضعیف ہے۔

⑧ یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے مگر ضعیف ہے۔

⑨ ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے مگر ضعیف ہے۔

⑩ حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے مگر ضعیف ہے۔ الغرض اگر ہم ان روایات کی بھرمار سے حدیث کو صحیح بھی تسلیم کرلیں تب بھی ان احادیث میں یہ کہاں ہے کہ نصف شعبان کی رات کو جاگو، قبرستان جاؤ، ساری رات ہوٹلوں اور دوسری تفریحات میں گذارو، ساری رات نقارے بجاؤ۔ مختلف فیہ غیر مسنونہ عبادات میں شب بیداری کرو۔

ان احادیث سے جو سبق ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کیا جائے نہ اس کی ذات میں اور نہ اس کے حقوق میں اور نہ اس کی صفات میں، آپس میں ایک دوسرے سے بغض و کینہ نہ رکھا جائے، محبت اور اخوت سے زندگی بسر کی جائے اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کردیا جائے۔

لیکن اکثر لوگ ایسا کرنے سے مطلقاً عاری ہیں۔ آپس میں دشمنی اور عناد کا بازار گرم ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا دکھائی دیتا ہے، قتل و غارت گری عام ہے۔ سکون اور امن کا اس معاشرے میں نام و نشان نہیں ہے۔ غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سبق آموز باتیں بتائیں تھیں ان کو تو فراموش کردیا گیا اور وہ باتیں جن کا ثبوت سنت میں ہے ہی نہیں ان باتوں پر عمل ہو رہا ہے۔ ان احادیث کی بنیاد

پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کیا جائے اور آپس میں بغض و کینہ نہ رکھا جائے۔

علاوہ ازیں آتشبازی کرنا، آتشبازی کروانا یعنی بعض لوگ ایسے ہیں جو آتشبازی فروخت کرتے ہیں، بعض لوگ اپنے بچوں کو روپے دیتے ہیں کہ وہ آتشبازی خرید کر لائیں اور بعض لوگ خود ہی خرید کر اپنے بچوں کو لا کر دیتے ہیں۔ بعض حضرات اور خصوصاً خواتین حلوہ بناتی ہیں اور اس کام کو اتنے شوق سے کرتی ہیں گویا کہ یہ عمل دینِ اسلام کا کوئی اہم جزء ہے۔ مرد حضرات اس میں شریک ہوتے ہیں شریک ہی نہیں ہوتے بلکہ بہت روپیہ خرچ کرتے ہیں اور تو اور ہمارے معاشرے کے مولوی حضرات نے اس فعل کو جائز قرار دے دیا اور اب وہ یہ کہہ کر اس عمل کو جاری رکھے ہوئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ اُحد میں دانت مبارک شہید ہوا تھا تو انہوں نے حریرہ پکوا کر کھایا تھا لہٰذا حلوہ بنانا جائز ہے۔ بعض مولوی حضرات نے کہا کہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسور کی دال پکوا کر کھائی تھی۔ انہی بے بنیاد باتوں پر بعض حضرات صبح کو حلوہ بنواتے اور شام کو مسور کی دال پکواتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھا کام انجام دے رہے ہیں۔

قارئین کرام نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریرہ پکوا کر کھایا اور نہ مسور کی دال بنوا کر کھائی تھی۔ یہ دنیا پرست مولوی حضرات کے فتوے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان باتوں کا دینِ اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور اس قسم کے فتوے دے کر یہ اُس حدیث کے مصداق بن رہے ہیں کہ ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا (صحیح بخاری) خود بھی گمراہ ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

<u>شعبان کے مہینہ میں جو کام کر سکتے ہیں وہ درج ذیل ہیں</u> حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:۔

مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے پورے مہینہ کے روزے رکھتے ہوئے دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان کے مہینہ میں بہت زیادہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفَلُ النَّاسُ

میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نہیں دیکھا کہ مہینوں میں سے کسی مہینہ کے آپ اس قدر روزے رکھتے ہوں جس

عنه بَيْنَ رَجَبَ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ (رواہ النسائی وسندہ صحیح مرعاۃ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳/۳۷۷)

قدر روزے آپ شعبان کے مہینہ میں رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ (جس مہینہ سے) لوگ بے خبر رہتے ہیں یعنی رجب و رمضان کے درمیان اور یہ وہ مہینہ ہے کہ جس مہینہ میں لوگوں کے اعمال رب العلمین کی طرف بلند کئے جاتے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے عمل بھی اللہ کی طرف بلند کئے جائیں اور میں روزے دار ہوں۔

ماہ شعبان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے اس وجہ سے کہ ماہ شعبان میں اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی اس ماہ میں کثرت سے روزے رکھنے چاہئیں اور اپنے عمل کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهٗ (صحیح مسلم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا کیا تم نے اس مہینہ کے وسط میں کچھ روزے رکھے؟ اس شخص نے کہا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جاؤ تو اس کی جگہ دو روزے رکھنا۔

مندرجہ بالا حدیث سے پندرھویں تاریخ کے روزے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے لہٰذا پندرھویں تاریخ کا روزہ ضرور رکھے اگر کسی وجہ سے نہ رکھ سکے تو رمضان کے روزے رکھنے کے بعد اس روزے کی جگہ دو روزے رکھ لے۔ یعنی شوال میں۔ "سرر" کی تفسیر آخر میں دیکھئے۔

پندرہ شعبان کے بعد روزے نہ رکھے | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان (کے دن) آدھے باقی رہ جائیں پھر روزے نہ رکھو۔

جب شعبان کا مہینہ آدھا ہو جائے تو روزے رکھنا بند کر دے اور رمضان شریف کے

لیے مستعد اور کربستہ ہو جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ كَانَ يَقْرَأُ كُلَّ لَيْلَةٍ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ (مسند امام احمد بلوغ الامانی ۲۰۰/۱۰ وسندہ جید)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ افطار کرنے کا اب آپ کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ پھر آپ افطار کرتے (تو افطار ہی کرتے رہتے) یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ روزے رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور آپ (شعبان) کی ہر رات کو سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اگر شعبان کے مہینہ کی حرمت درکار ہے تو مندرجہ بالا احادیث پر عمل کیا جائے اور خلاف سنت باتوں کو چھوڑ دیا جائے۔

اعتراض بعض لوگ کہتے ہیں ہم شعبان کی رات کو جاگتے اور قبرستان جاتے ہیں ہمارے یہ افعال صحیح ہیں اور اگر دیگر احادیث ضعیف ہیں تو ہوں مگر نصف شعبان کے سلسلہ میں صحیح مسلم کی حدیث تو ضعیف نہیں ہے۔

جواب قارئین کرام صحیح مسلم کی حدیث میں ماہ شعبان کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی رات کو جاگنے کا کوئی ذکر ہے۔ آیئے ہم آپ حضرات کے سامنے پوری حدیث پیش کرتے ہیں بالاحظہ فرمایئے۔

حضرت محمد بن قیس بن مخرمۃ بن المطلب نے کہا:۔

اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنْ اُمِّيْ قَالَ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ يُرِيْدُ اُمَّهُ الَّتِيْ وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى۔ قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا عِنْدِيْ اِنْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهٗ، وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا

کیا میں تم سے اپنی طرف سے اور اپنی والدہ کی طرف سے حدیث بیان نہ کروں، کہتے ہیں کہ ہم یہ سمجھے کہ اُن کا ارادہ اس ماں کی طرف ہے جس ماں نے انہیں جنا ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا میں اپنی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حدیث بیان نہ کروں؟ ہم نے کہا ہاں کیوں نہیں (ضرور بیان کیجئے) کہتے ہیں کہ پھر

عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى
فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ
رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَ
فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ
رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي
وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ
انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ
فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ
فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ
فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ
فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ
فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً
قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ
لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي
رَأَيْتُ أَمَامِي؟ قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي
فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ
قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ
وَرَسُولُهُ؟ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ
يَعْلَمْهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ
أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ
مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا جب میری وہ رات
آئی جس رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
ہوتے تھے، آپ واپس تشریف لائے اپنی چادر
رکھی، اپنی جوتیاں اُتار دیں اور ان دونوں جوتیوں
کو اپنے دونوں قدموں کے پاس رکھدیا اپنے
بستر پر اپنے کپڑے کا کچھ حصہ بچھایا اور پھر اس
پر لیٹ گئے۔ پھر آپ نہیں ٹھہرے مگر کچھ دیر
(اور) آپ نے سمجھا کہ میں سو گئی ہوں۔ پھر آپ
نے آہستہ سے اپنی چادر لی، آہستہ سے (اپنی)
جوتیاں پہنیں اور دروازہ کھولا پھر نکل گئے۔
پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ پھر میں نے بھی
اپنی قمیص لی، اس کو پہنا اور اپنی چادر اوڑھی
اور میں نے (اپنے آپ کو) اپنے ازار سے ڈھانک
لیا اور میں آپ کے پیچھے نکلی، یہاں تک کہ آپ
جنت البقیع تشریف لے گئے۔ پھر کھڑے ہو گئے
اور کافی دیر کھڑے رہے۔ پھر آپ نے تین مرتبہ
اپنے ہاتھوں کو بلند کیا، پھر آپ واپس ہوئے تو
میں بھی واپس ہوئی۔ پھر آپ کچھ تیز چلے تو میں بھی
تیز چلی، آپ کچھ اور تیز رفتار ہوئے تو میں
بھی کچھ اور تیز رفتار ہو گئی، پھر آپ اور
مستعدی سے چلے (اور میں جلدی سے) گھر میں
داخل ہو گئی اور سیدھی جا کر لیٹ گئی، آپ گھر
میں داخل ہوئے اور آپ نے فرمایا اے
عائشہ تمہارا سانس پھول رہا ہے، حضرت
عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا ایسی تو کوئی بات

يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ۔ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ اَقُوْلُ لَهُمْ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلِيْ۔ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها ص ۶۶۹)

نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا (اے عائشہ بتادو) ورنہ اللطیف الخبیر مجھے بتادے گا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہو جائیں (بتاتی ہوں) پھر میں نے سب کچھ بتادیا (تو آپ نے فرمایا) تب ہی تو میں کہوں یہ میرے آگے آگے سایہ کس کا ہے (اچھا وہ تم تھیں) میں نے کہا جی ہاں میں تھی۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر اتنی زور سے مارا کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھ رہی تھیں کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے سلسلہ میں حق تلفی کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا اچھا جو باتیں لوگ چھپاتے ہیں اللہ ان باتوں کو جان لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ (آپ نے فرمایا) جس وقت تم نے مجھے دیکھا تھا اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے پکارا اور پھر انہوں نے تم سے آواز کو پوشیدہ کیا۔ میں نے جواب دیا اور میں نے بھی تم سے (جواب) کو پوشیدہ کیا اور تمہارے پاس وہ نہیں آئے اور میں نے یہ سمجھا کہ تم نے کپڑے اتار دیئے ہیں اور تم سوگئی ہو اور میں نے برا سمجھا کہ میں تمہیں جگاؤں اور مجھے اندیشہ ہوا کہ تم ڈر جاؤ گی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ جنت البقیع والوں کے لئے دعاء بخشش کریں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں جنت البقیع میں جاؤں تو میں کیا پڑھوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہنا: اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ

اللہُ بکمْ لَلاحِقُوْنَ۔

قارئین کرام مندرجہ بالا احدیث سے جو باتیں ثابت ہوتی ہیں وہ مختصراً یہ ہیں :-

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنت البقیع جانا اور اہلِ بقیع کے لئے دعاء بخشش کرنا۔

(۲) عورت کا قبرستان جانا۔

(۳) قبرستان میں دعاء کا پڑھنا۔

(۴) شعبان کے مہینہ کا کوئی ذکر نہیں۔

(۵) پندرہ شعبان کا کوئی ذکر نہیں۔

(۶) پندرہ شعبان کو قیام اللیل کا بھی کوئی ذکر نہیں۔

لہٰذا موجودہ دور میں شعبان کے سلسلہ میں جتنی بھی غیر مسنونہ عبادات ہو رہی ہیں وہ سب بے ثبوت اور خلافِ سنّت ہیں۔

حقیقی لیلۃ القدر

قارئین کرام اب ہم آپ کی توجہ اس رات کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ جو رمضان کی راتوں میں آتی ہے۔ جس رات کی گواہی قرآن مجید بھی دیتا ہے اور احادیث صحیحہ بھی دیتی ہیں۔ جس رات کا پالینا ہزار راتوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ٥ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ٥ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ٥ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ٥ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ٥

(اے رسول) ہم نے اس (قرآن مجید) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے، آپ کو کیا معلوم لیلۃ القدر کیا ہے، لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، فرشتے اور روح (الامین) اس رات میں اپنے رب کی اجازت سے ہر کام لے کر نازل ہوتے ہیں، (اس رات میں) سلامتی ہی (سلامتی) ہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَ

جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور

اِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نیک گمان کرتے ہوئے قیام کرے تو جو گناہ اس نے آگے بھیجے ہیں وہ اس کے لئے معاف کر دیا جائے گا۔

مندرجہ بالا سورت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ وہ حقیقی رات ہے۔ جس کو پا لینا خوش قسمتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس پر عمل کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔ بھلا ایسی رات پر تو عمل نہ کیا جائے اور خود ساختہ رات پر عمل کیا جائے۔ قارئین کرام وہ رات جس کا ذکر مندرجہ بالا حدیث میں ہوا ہے۔ وہ پانچ راتوں میں ہوتی ہے۔ یعنی رمضان شریف کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ یہی وہ رات ہے جس کا پا لینا بہت بڑی نعمت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (صحیحین)

لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :-

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ .... (صحیح بخاری)

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ فِي التِّسْعِ الْغَوَابِرِ (رواہ احمد وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں یعنی نو راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُطْلُبُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (رواہ عبداللہ ابن احمد وسندہ لاباس بہ فتح الربانی ۱۰/۲۷۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں ڈھونڈو۔

قارئین کرام مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کی کچھ اور علامات ونشانیاں بیان فرمائی ہیں ذرا وہ بھی ملاحظہ ہوں کیونکہ پھر اس رات کو حاصل کرنے میں لطف آئے گا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَارَۃَ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَنَّھَا صَافِیَۃٌ بَلْجَۃٌ کَاَنَّ فِیْھَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاکِنَۃٌ سَاجِیَۃٌ لَا بَرْدَ فِیْھَا وَلَا حَرَّ، وَلَا یَحِلُّ لِکَوْکَبٍ اَنْ یُرْمٰی بِہٖ فِیْھَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَاِنَّ اَمَارَتَھَا اَنَّ الشَّمْسَ صَبِیْحَتَھَا تَخْرُجُ مُسْتَوِیَۃً لَیْسَ لَھَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَلَا یَحِلُّ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَخْرُجَ مَعَھَا یَوْمَئِذٍ (رواہ احمد ورواہ الھیثمی وقال رواہ احمد ورجالہ ثقات ۱۰/۲۷۱ وفتح الباری ۴/۲۶۰ وسندہ حسن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کی کچھ علامات ہیں۔ اس دن صبح صاف شفاف ہوگی، گویا کہ اس صبح میں نور اٹھ رہا ہے۔ سکون (اور) ٹھہراؤ ہے۔ اس میں نہ سردی ہوگی اور نہ گرمی۔ نہ کسی تارے کی مجال کہ وہ اس (رات) کی وجہ سے گر جائے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور یہ بھی اس کی نشانی ہے کہ سورج نکلتا ہے اس کی صبح کو سورج حالت اعتدال میں طلوع ہوتا ہے۔ اس میں شعاع نہیں ہوتی یعنی چودھویں رات کے چاند کے مثل اور نہ کسی شیطان کی یہ مجال ہے کہ اس دن اس صبح میں وہ وہاں سے گذرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ فِیْ صَبِیْحَتِھَا لَا شُعَاعَ لَھَا (صحیح مسلم)

سورج اس (دن) صبح کو طلوع ہوتا ہے جس میں گرم کرنیں نہیں ہوتیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ كُلَّ يَوْمٍ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ إِلَّا صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (رواہ ابن ابی شیبۃ وفتح الباری وسکت علیہ الحافظ ۲۶۰/۴)

بے شک ہر دن سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے سوائے لیلۃ القدر کی صبح کے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ مَطَرٍ وَرِيحٍ (رواہ ابن ابی شیبۃ وفتح الباری ۲۶۰/۴ وسکت علیہ الحافظ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر بارش اور ہوا والی رات میں ہوتی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... وهي ليلة طلقة بلجة لا حارّة ولا باردة كأنّ فيها قمرا يفضح كواكبها لا يخرج شيطانها حتى يضئ فجرها (رواہ ابن خزیمہ ۳۳۰/۳ وفتح الباری ۲۶۰/۴ وسکت علیہ الحافظ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ رات ٹھنڈی روشن ہوگی۔ نہ اس میں گرمی ہوگی اور نہ سردی گویا کہ اس رات میں چاند اور تارے روشن ہوں گے اور وہ کہتے ہیں (وہاں سے) شیطان نہ گزرے گا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے گی۔

قارئین کرام اب آپ ان تمام راتوں کو جس میں لیلۃ القدر ہوتی ہے بالترتیب ملاحظہ فرمائیے:۔

اکیسویں شب قدر (۲۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

① كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجاور في رمضان العشر التي في وسط الشهر فاذا كان حين يمسي من عشرين ليلة تمضي و يستقبل احدى وعشرين رجع الى مسكنه ورجع من كان يجاور معه، وانه اقام في شهر جاور فيه الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے عشرہ میں جو مہینہ کے درمیان میں ہوتا ہے اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب بیسویں تاریخ کی شام ہوتی یعنی شام ہونے لگتی اور اکیسویں تاریخ کی ابتداء ہوتی تو آپ اپنے گھر واپس آجاتے اور جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے وہ بھی لوٹ آتے اور (ایک مرتبہ) آپ اس مہینہ میں جس میں آپ نے

فامرهم ما شاء الله ثم قال كنت
أجاور هذه العشر ثم قد بدا لي
ان اجاور هذه العشر الاواخر
فمن كان اعتكف معي فليثبت في
معتكفه وقد أريت هذه الليلة
ثم انسيتها فابتغوها في العشر
الاواخر وابتغوها في كل وتر و
قد رايتني اسجد في ماء وطين
فاستهلت السماء في تلك الليلة
فامطرت فوكف المسجد في مصلى
النبي صلى الله عليه وسلم ليلة
احدى وعشرين فبصرت عيني
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
نظرت اليه انصرف من الصبح
ووجهه ممتلئ طينا وماء
(صحیح بخاری)

اعتکاف کیا تھا جس رات میں آپ واپس
آجایا کرتے تھے ٹھہر گئے، پھر آپ نے لوگوں سے
خطاب فرمایا اور آپ نے ان کو جو اللہ نے چاہا
حکم دیا۔ پھر فرمایا میں اس مہینہ میں اعتکاف کیا
کرتا تھا، لیکن مجھے اب اس بات کا علم ہوا
ہے کہ میں اس آخری عشرہ میں اعتکاف کروں،
جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اپنے
معتکف میں ٹھہرا رہے اور مجھے لیلۃ القدر والی
رات دکھائی گئی تھی مگر میں اس کو بھول گیا۔ اب
تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اور آخری طاق
راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا ہے کہ میں
پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں یعنی لیلۃ القدر
میں (الغرض) اکیسویں تاریخ کو بادل گرجے
اور بارش ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز پڑھنے کی جگہ مسجد ٹپک پڑی تو میں نے
اپنی آنکھ سے دیکھا جس وقت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم (نماز سے) فارغ ہوکر لوٹے تو آپ
کے چہرہ اقدس پر مٹی اور پانی لگا تھا۔

(۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :-

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
التمسوها في العشر الاواخر من رمضان
ليلة القدر في تاسعة تبقى (صحیح بخاری)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری
عشرہ میں اکیسویں تاریخ میں لیلۃ القدر کو
تلاش کرو۔

(۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن ليلة القدر فقال رسول الله صلى

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر
کے متعلق معلوم کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم فی رمضان فالتمسوها فی العشر الاواخر فانها فی وتر فی احدی وعشرین او ثلاث وعشرین اوتسع وعشرین اوفی اٰخر لیلة فمن قامها ابتغاها ایمانا واحتسابا ثم وقفت له غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر (رواه احمد والطبرانی فی الکبیر وقلتُ هذا حدیث حسن ومجمع الزوائد ۳/۱۷۵)

نے فرمایا (لیلۃ القدر) کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو (اور عشرہ کی) طاق راتوں میں تلاش کرو، اکیسویں یا تیئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں میں یا آخری رات میں (تلاش کرو) پھر جو شخص اس رات میں کھڑا ہو اس حال میں کہ ایمان حاصل کرنے کے لئے اور نیکی سمجھتے ہوئے اور وہ رات اس کو حاصل ہو جائے تو جو گناہ اس نے آگے بھیجے ہیں اور جو گناہ پیچھے کر چھوڑے ہیں وہ تمام گناہ اسکے معاف ہو جاتے ہیں۔

قارئین کرام مندرجہ بالا احادیث سے اکیسویں شب قدر کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

تیئیسویں شب قدر حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :۔

(۱) ان النبی صلی الله عَلَیْهِ وَسَلم قال لهم وسألوه عن لیلة تیراؤها فی رمضان قال لیلة ثلاث وعشرین (رواه ابو داؤد والفتح الربانی ...... قال الهیثمی رجاله ثقات ۱۰/۲۸۱)

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اور انہوں نے لیلۃ القدر کے بارے میں آپ سے معلوم کیا (تاکہ) رمضان میں اُسے حاصل کرنے کی کوشش کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تیئیسویں رات ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے رویت ہے :۔

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال أُریتُ لیلة القدر ثم انسیتها واراني صبحها اسجد فی ماءٍ وطین قال فمطرنا لیلة ثلاثٍ وعشرین فصلّی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فانصرف وانّ اثر الماء والطین علی جبهته وانفه (صحیح مسلم کتاب الصیام ۲/۸۲۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے لیلۃ القدر کو دیکھا اور پھر میں بھول گیا اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اس رات کی صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں کہتے ہیں تیئیسویں رات کو ہم پر بارش ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ (نماز سے) فارغ ہوئے اور آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

③ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

أُتيت و انا نائم فی رمضان فقیل لی ان اللیلة لیلة القدر، قال فقمتُ وانا ناعس فتعلقتُ ببعض اطناب فسطاط رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاتیتُ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاذا هو یصلّی قال فنظرت فی تلك اللیلة فاذا هی لیلة ثلاث و عشرین (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجال احمد رجال الصحیح وفتح ربانی ۲۸۳/۱۰، عن سماكٍ عن عکرمة،

میں رمضان میں سو رہا تھا کہ مجھے (شب قدر کی بشارت) ہوئی۔ مجھ سے کہا گیا یہ رات شب قدر کی رات ہے۔ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اس حال میں کہ میں اونگھ رہا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی رسیوں میں سے کوئی رسی پکڑی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے وہ رات دیکھی تو وہ رات تیئسویں شب تھی۔

قلت قد احتج مسلم به فی روایة ..... وقال النسائی اذا انفرد باصل لم یکن بحجة میزان الاعتدال ۲۳۳/۲ قلت هذا احدیث حسن)

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں :-

قال رسُول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کم بقی من الشهر؟ قال قلنا مضت ثنتان وعشرون وبقی ثمان قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا بل مضت منه ثنتان وعشرون وبقی سبع اطلبوها لیلة ثلاث وعشرین (رواہ احمد والبیهقی وسندہ جید ۲۸۴/۱۰ الفتح الربانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کس قدر گزر گیا؟ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ہم نے کہا بائیس ۲۲ دن گزر گئے اور آٹھ دن باقی رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ بائیس دن گزر گئے اور سات دن باقی رہ گئے (لہٰذا) تیئسویں شب قدر کو تلاش کرو۔

⑤ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

قلتُ یا رسول اللہ ان لی بادیة اُصلی فیها فمر فی بلیلة انزل لها الی المسجد

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میری ایک بستی ہے میں اس میں نماز پڑھتا ہوں اے اللہ کے

فاصلی فیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل لیلۃ ثلاث وعشرین (رواہ الطبرانی والفتح الربانی ۱۰/۲۹۱ و سندہ حسن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اس رات کا حکم دیجئے جس میں شب قدر ہوتی ہے تاکہ اس رات میں میں مسجد کی طرف اتر آؤں اور اس میں نماز پڑھ لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تیئسویں شب کو اتر آیا کرو۔

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

ان الجہنیؓ قال یارسول اللہ نحن بحیث قد علمت، ولا نستطیع ان نحضر الشھر فاخبرنا بلیلۃ القدر قال احضر السبع الاواخر من الشھر قال لا استطیع ذلک قال التمسھا لیلۃ سابعۃ تبقی وھی ھذہ اللیلۃ قال قلت یا رسول اللہ ھذہ لیلۃ ثلاث وعشرین وھی لثمان بقین فقال کذا ھذا الشھر ینقص وھی سبع بقین (رواہ ابو یعلی ۶/۳۷۶ والفتح الربانی ۱۰/۲۹۱ وسندہ حسن لغیرہ)

حضرت جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں ہم کس مقام پر رہتے ہیں اور ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں کہ اس مہینہ میں حاضر ہوں آپ ہمیں شب قدر کے بارے میں بتادیجئے آپ نے فرمایا تم مہینہ کے آخری سات دنوں میں حاضر ہوا کرو۔ انہوں نے کہا ہم اس چیز کی طاقت نہیں رکھتے پھر آپ نے فرمایا جب سات راتیں باقی رہ جائیں تو اس میں (شب قدر) تلاش کرو اور وہ یہ رات ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ رات تیئسویں ہے اور آٹھ دن (ابھی) باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا: مہینہ اسی طرح سے کم ہوتا رہتا ہے (اور اب) سات دن باقی ہیں۔

(۷) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال کنت اعلمتھا ثم انفلتت منی فاطلبوھا فی سبع یبقین او ثلاث یبقین (رواہ البزار ورجالہ ثقات، والفتح الربانی ۱۰/۲۹۱ وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں معلوم کیا گیا۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اس کی علامت بتانا چاہتا تھا۔ پھر مجھ سے اس کی علامت جاتی رہی۔ اب تم اس کو جب سات دن باقی رہ جائیں یا تین دن باقی رہ جائیں تلاش کرو یعنی تیئسویں یا ستائیسویں۔

(۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان .... او ثلاث وعشرین (رواہ احمد الفتح الربانی ۱۰/۲۹۶ وسندہ حسن)

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں معلوم کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم رمضان میں تیئیسویں شب کو تلاش کرو۔

(۹) حضرت عبداللہ بن اُنیس الجہنیؓ کہتے ہیں :

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّی رجل شاسع الدار فأمرنی بلیلۃ انزل فیھا، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انزل لیلۃ ثلاث وعشرین (رواہ عبدالرزاق ۴/۲۵۱ وسندہ صحیح)

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دور دراز مکان سے آنے والا آدمی ہوں۔ مجھے اس رات کے بارے میں حکم دیجئے جس رات میں میں اتر آؤں یعنی جس میں شب قدر ہوتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیئیسویں رات کو اترآیا کرو۔

(۱۰) حضرت اسودؒ کہتے ہیں :-

کانت عائشۃ توقظنا لیلۃ ثلاث وعشرین من رمضان وفی روایۃ اھلھا (رواہ ابن ابی شیبۃ ۲/۴۹۰ ورواہ عبدالرزاق ۴/۲۵۱ وسندہ صحیح)

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا رمضان میں تیئیسویں شب کو اپنے گھر والوں کو جگایا کرتی تھیں۔

(۱۱) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

کان ابن عباس ینضح علی اھلہ الماء لیلۃ ثلاث وعشرین (رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ ۴/۲۴۹ وسندہ صحیح ورواہ ابن ابی شیبۃ وسندہ صحیح ۲/۴۹۰)

یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں پر تیئیسویں شب کو (جگانے کے لئے) پانی کے چھینٹے مار دیا کرتے تھے۔

(۱۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

لیلۃ القدر لیلۃ ثلاث وعشرین (رواہ ابن ابی شیبۃ ۲/۴۹۰ وسندہ صحیح)

شب قدر تیئیسویں رات (میں) ہوتی ہے۔

(۱۳) حضرت صنابحیؒ کہتے ہیں :-

سألت بلالاً عن لیلۃ القدر فقال لیلۃ ثلاث

میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شب قدر

وعشرين (رواه ابن ابي شيبة ۹۰/۲ وسنده صحيح)

کے بارے میں معلوم کیا تو حضرت بلالؓ نے فرمایا (شب قدر تیئیسویں رات میں ہوتی ہے)۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر تیئیسویں رات میں ہوتی ہے۔

۲۵ پچیسویں شب قدر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

(۱) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوھا فی العشر الاواخر من رمضان لیلة القدر..... فی خامسة تبقی (صحیح بخاری)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ کی پچیسویں میں شب قدر کو تلاش کرو۔

(۲) حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں :-

ذکرت لیلة القدر عند ابی بکرة فقال ما انا ملتمسها لشیء سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی العشر الاواخر فانی سمعته یقول التمسوھا فی خمس یبقین (رواہ الترمذی وصححہ ورواہ ابن ابی شیبة ۹۰/۲)

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا گیا۔ حضرت ابوبکرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا (شب قدر) آخری عشرہ میں ہے تو میں اور دنوں میں تلاش کرنے والا نہیں ہوں۔ جبکہ میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے (شب قدر) کو پچیسویں میں تلاش کرو۔

(۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی الناس فقال یا ایھا النّاس انّھا کانت أُبینت لیلة القدر وانی خرجت لاخبرکم بھا فجاء رجلان یحتقّان معھما الشیطان فنسیتُھا فالتمسوھا فی العشر الاواخر من رمضان التمسوھا فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا اباسعید انکم اعلم بالعدد منّا قال اجل نحن احقّ بذلک منکم قال قلت

بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے نکلے پھر آپ نے فرمایا اے لوگو شب قدر ظاہر کر دی گئی تھی۔ پھر میں نکلا تاکہ میں تمہیں شب قدر کی خبر دوں (تو اسی دوران) دو آدمی ایک دوسرے سے (اپنا حق) مانگتے ہوئے آئے اور ان کے ساتھ شیطان تھا۔ پھر میں شب قدر بھول گیا اب تم شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو یعنی اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں میں۔ کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوسعید کیا تم ہمارے مقابلہ میں گنتی کو زیادہ جانتے ہو؟ حضرت ابوسعید

ما التاسعة والسابعة والخامسة؟ قال اذا مضت واحدة وعشرون فالتی تلیها ثنتین وعشرین وھی التاسعۃ فاذا مضت ثلاث وعشرون فالتی تلیھا السابعة فاذا مضی خمس وعشرون فالتی تلیھا الخامسة (صحیح مسلم واحمد)

رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا ہی ہے ہم تمہارے مقابلہ میں اس چیز کو زیادہ جانتے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے کہا اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں کیا مطلب ہے؟ جب اکیس دن گذر جائیں اور بائیسویں آرہی ہو تو وہ اکیسویں ہے اور جب تیئس دن گذر جائیں اور چوبیسویں آرہی ہو تو وہ تیئسویں شب ہے اور جب پچیس دن گذر جائیں تو جو قریب ہے وہ پچیسویں شب ہے۔

(۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بلیلة القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلة القدر فتلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرًا لکم فالتمسوھا فی التاسعة والسابعة والخامسة (صحیح بخاری)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تاکہ آپ ہمیں شب قدر کے بارے میں خبر دیں۔ مسلمین میں سے دو آدمی جھگڑ پڑے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نکلا تھا تاکہ میں تمہیں شب قدر کے بارے میں خبر دوں لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ پڑے۔ تو اس کی علامت اٹھالی گئی اور ہو سکتا ہے تمہارے لئے یہی بہتر ہو۔ اب تم شب قدر کو انتیسویں میں، ستائیسویں میں اور پچیسویں میں تلاش کرو۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر پچیسویں میں ہوتی ہے۔

ستائیسویں شب قدر | حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:۔

(۱) تذاکر اصحابُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة القدر، فقال اُبیٌّ اَنَا والذی لا الٰہ غیرُہ اعلم اَیّ لیلة ھی اللیلة التی اخبرنا بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں شب قدر کے بارے میں مذاکرہ ہوا حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا اس ہستی کی قسم جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں میں خوب جانتا ہوں وہ کونسی رات ہے (لہٰذا) وہ جس کی خبر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

سبع وعشرين تمضي من رمضان وآية ذلك ان الشمس تصبح الغد من تلك الليلة ترقرق ليس لها شعاع (صحیح مسلم ورواه احمد ۲۸۵/۱ وسنده جید ورواه عبدالرزاق ۲۵۳/۴)

دی ہے وہ ستائیسویں شب ہے جو رمضان میں آتی ہے۔ اور اس کی نشانی یہ ہے کہ جب اس رات کی صبح ہوگی تو سورج اس حال میں (طلوع ہوگا) کہ وہ طشت ہے اور اس میں شعاع نہ ہوگی۔

(٢) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

قمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة ثلاث وعشرين في شهر رمضان الى ثلث الليل الاوّل ثم قال لا احسب ما تطلبون الا وراءكم ثم قمنا معه ليلة خمس وعشرين الى نصف الليل ثم قال لا احسب ما تطلبون الا وراءكم فقمنا معه ليلة سبع وعشرين حتى اصبح وسكت (ورواه احمد الفتح الربانی ۲۸۵/۱۰ وسنده جید)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینہ کی تیئسویں شب کو شروع تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا جس رات کو تم تلاش کر رہے ہو میں نہیں سمجھتا مگر وہ تمہارے آگے ہے۔ پھر ہم آپ کے ساتھ پچیسویں شب کو آدھی رات تک کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا جس رات کو تم تلاش کر رہے ہو میں نہیں سمجھتا مگر وہ تمہارے آگے ہے۔ پھر ہم آپ کے ساتھ ستائیسویں شب کو کھڑے ہوئے یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور آپ خاموش رہے۔ یعنی ستائیسویں کو شب قدر ہوئی۔

(٣) حضرت زرؒ کہتے ہیں میں نے حضرت اُبیؓ سے کہا آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتلائیے کیونکہ ابن امّ عبدؓ کہا کرتے تھے کہ جو شخص پورے سال قیام اللیل کرے وہ اس رات کو پائے گا۔ حضرت ابیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا :۔

يرحم الله ابا عبد الرحمٰن قد علم انها في رمضان فانها لسبع وعشرين ولكنه عمّى على الناس لكيلا يتكلوا فوالله الذي انزل الكتاب على محمد صلى الله

اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے وہ یقیناً جانتے تھے کہ وہ رات رمضان میں آتی ہے اور وہ ستائیسویں (شب) ہے لیکن (یہ بات انہوں نے اس وجہ سے کہی ہے) کہ کہیں لوگ اسی

عليه وسلم انّها في رمضان ليلة سبع وعشرين قال قلت يا ابا المنذر روانّى علمتها؟ قال بالاية التى انبأنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فعدد دنا و حفظنا فوالله انها لهي ما يستثني قلت لزر ما الاية ؟ قال ان الشمس غداة اذٍ كأنها طشت ليس لها شعاع زاد في رواية حتى ترتفع (رواه احمد الفتح الربانى ۱۰/۲۸۶ ورواه الترمذى وصححه وصحيح مسلم)

رات پر پھیر دوسرا نہ کرلیں اس ہستی کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی وہ رات رمضان کی ستائیسویں شب کو آتی ہے۔ کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو منذر آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ کہا اس علامت سے جس کی خبر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ ہم نے اس علامت کو شمار کیا اور یاد کیا۔ اللہ کی قسم وہی رات ہے جس سے آپ نے کسی رات کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ میں نے زرّ بن حبیش سے کہا۔ وہ کون سی علامت ہے؟ انہوں نے فرمایا اس دن صبح سورج ایک طشت ہوگا اور اس میں گرمی نہ ہوگی یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے گا۔

(۴) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں روایت کرتے ہیں :-

قال من كان متحريها فليتحرها في ليلة سبع وعشرين (رواه احمد ۱/۲۸۹ وسنده صحيح وله شواهد)

فرماتے ہیں جو شخص (شب قدر کا) متلاشی ہو اس کو چاہیئے کہ ستائیسویں شب میں تلاش کرے۔

(۵) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما شب قدر کے بارے میں روایت کرتے ہیں :-

قال ليلة القدر ليلة سبع وعشرين (رواه ابوداؤد و فتح ربانى ۱/۲۸۹ وسنده صحيح ما قبله)

آپ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں شب میں ہوتی ہے۔

(۶) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

أنّ رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله انى شيخ عليل يشق علىّ القيام فامرني بليلة لعل الله يوفقني فيها ليلة القدر قال عليك بالسابعة (رواه احمد الفتح الربانى ۱۰/۲۸۸ رجاله رجال الصحيح)

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بیمار بوڑھا آدمی ہوں۔ شب قیام مجھ پر بار گذرتا ہے۔ آپ مجھے اس رات کا حکم دے دیجئے (جس میں شب قدر ہوتی ہے) ہو سکتا ہے کہ اللہ اس رات میں مجھے شب قدر سے بہرہ اندوز فرما دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر ستائیسویں

شب (جاگ کر عبادت کرنا) لازم ہے۔

(۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی لیلۃ القدر انھا لیلۃ سابعۃ او تاسعۃ وعشرین ان الملائکۃ تلک اللیلۃ فی الارض اکثر من عدد الحصی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا وہ ستائیسویں شب ہے یا انتیسویں شب ہے بیشک فرشتے اس رات کو کنکریوں سے زیادہ زمین پر بکھرے ہوتے ہیں۔

(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ واوردہ الھیثمی وقال رواہ احمد والبزار والطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات ۲۹۰/۴)

(۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین (رواہ الطبرانی فی الاوسط والفتح الربانی ۲۹۱/۱۰ ورجالہ ثقات وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو ستائیسویں شب میں تلاش کرو۔

(۹) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

دعا عمر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألھم عن لیلۃ القدر فاجمعوا علی انھا فی العشر الاواخر قال ابن عباس فقلت لعمر انی لاعلم - او اظن - ای لیلۃ ھی؟ قال عمر ای لیلۃ ھی؟ فقلت سابعۃ تمضی اوسابعۃ تبقی من العشر الاواخر۔ فقال من این علمت ذلک؟ قلت خلق اللہ سبع سموات وسبع ارضین وسبعۃ ایام والدھر یدور فی سبع والانسان خلق من سبع ویأکل من سبع ویسجد علی سبع والطواف والجمار واشیاء ذکرھا فقال عمر لقد فطنت الامر ما فطنا لہ (رواہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بلایا اور ان سے شب قدر کے بارے میں معلوم کیا یہ کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہے اس بات پر تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتفاق کیا۔ حضرت ابن عباس نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ میں جانتا ہوں وہ کونسی رات ہے؟ حضرت عمرؓ نے کہا (اچھا تو بتاؤ) وہ کونسی رات ہے؟ میں نے کہا وہ آخری عشرہ کی ستائیسویں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ میں نے کہا (دیکھو) اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کئے اور سات زمینیں پیدا کیں، سات دن پیدا کئے اور زمانہ بھی سات پہ گھومتا رہتا ہے، انسان کو سات (مرکب) سے پیدا کیا، سات آنتوں میں وہ کھاتا ہے، سات اعضاء

عبدالرزاق ۲۶۲/۴ والفتح الربانی ۲۹۱/۱۰ وسندہ صحیح) پر وہ سجدہ کرتا ہے، طواف اور جمار سات سات ہیں اور انہوں نے دوسری اشیاء کا بھی ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے لڑکے) تم نے وہ کام سمجھ لیا جس کام کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔

مندرجہ بالا احادیث سے ستائیسویں شب قدر کی فضیلت ثابت ہوئی۔

انتیسویں شب قدر

① حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

وَعَسٰی اَنْ یَکُوْنَ خَیْرًا لَکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ ..... (صحیح بخاری و الفتح الربانی ۲۸۴/۱۰)

ہوسکتا ہے کہ علامت کا اٹھ جانا تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اب تم شب قدر کو انتیسویں شب میں تلاش کرو۔

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ لیلۃ الْقَدرِ اَنّھا لیلۃَ سَابعَۃٍ اوتَاسِعَۃٍ (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ و رواہ الھیثمی وقال رواہ احمد والبزار والطبرانی فی الاوسط و رجالہ ثقات الفتح الربانی ۱/۱۹۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا وہ ستائیسویں یا انتیسویں ہے۔

③ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فالتمسوھا فی العشر الاواخر فانھا فی وتر...... اوتسع وعشرین اوفی آخر لیلۃ فمن قامھا ابتغاھا ایمانا واحتسابا ثم وفقت لہ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ وماتأخر (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر قلت ھذا حدیث حسن ولہ شواھد فی مجمع الزوائد ۳/۱۷۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شب قدر) کے بارے میں فرمایا وہ رمضان میں آتی ہے۔ تم اس کو (رمضان کے) آخری عشرہ میں تلاش کرو اور طاق (راتوں) میں تلاش کرو۔ یا وہ انتیسویں (شب) میں ہوتی ہے۔ یا آخری رات میں۔ پھر جس نے اس رات کو قیام کیا ایمان سمجھتے ہوئے اور نیکی سمجھتے ہوئے اور پھر اس کی موافقت ہوگئی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

④ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوھا فی العشر الاواخر فی التاسعۃ .... (رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح وسندہ حسن) (مجمع الزوائد ۳/۱۷۷)

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رمضان) کے آخری عشرہ کی انتیسویں میں (شب قدر کو) تلاش کرو۔

⑤ حضرت مرثد بن عبداللہ الزمانی کہتے ہیں :۔

لقیت اباذر عند الجمرۃ الوسطی فسألتہ عن لیلۃ القدر فقال ما کان احد بأسأل لھا منی قال قلت یارسول اللہ انزلت علی الانبیآء بوحی الیھم ثم ترفع قال بل ھی الی یوم القیامۃ قلت یا رسول اللہ ایتھن ھی قال مواذن لی لانبأتک بھا ولکن التمسھا فی التسعین .... (رواہ البزار و مجمع الزوائد ۳/۱۷۷ مرثد وثقہ ابن حبان والعجلی تھذیب وسندہ حسن)

میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے جمرہ وسطی کے پاس ملاقات کی۔ میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں معلوم کیا۔ حضرت ابوذر نے فرمایا (شب قدر) کے سلسلہ میں مجھ سے زیادہ سوال کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (شب قدر کی علامت) انبیآء علیہم السلام پر اتاری گئی پھر اٹھالی گئی (تو کیا دوبارہ علامت شب قدر نازل ہوسکتی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ اس کی (علامت) قیامت تک کے لئے (اٹھالی گئی ہے) میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخر کوئی تو علامت بتلایئے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ مجھے بتادیتا تو میں تمہیں بتادیتا لیکن تم (شب قدر) کو انتیسویں میں تلاش کرو۔

قارئین کرام مندرجہ بالا تمام احادیث صحیحہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ "شب قدر" کبھی اکیسویں شب میں ہوتی ہے اور کبھی "شب قدر" تیئسویں شب میں ہوتی ہے اور کبھی

"شب قدر" پچیسویں شب میں ہوتی ہے اور کبھی "شب قدر" ستائیسویں شب میں ہوتی ہے اور کبھی "شب قدر" انتیسویں شب میں ہوتی ہے۔ یعنی اگر ہم اکیسویں شب قدر کے دلائل پڑھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بس شب قدر اکیسویں ہی ہے۔ لیکن جب ہم تیئیسویں شب قدر کے دلائل کا مطالعہ کرتے ہیں تو امید قوی یہی ہوتی ہے کہ شب قدر تیئیسویں ہے۔ جب ہم پچیسویں شب قدر کے دلائل پڑھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر پچیسویں ہے۔ جب ستائیسویں شب قدر کے دلائل مطالعہ کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بس شب قدر تو ستائیسویں ہی ہے اور جب انتیسویں شب قدر کے دلائل پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے شب قدر انتیسویں ہے۔

اب یہ الجھن پیدا ہوتی ہے آخر شب قدر کون سی ہے۔ کس رات میں آتی ہے یعنی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا انتیسویں۔ قارئین کرام گذارش ہے کہ شب قدر مندرجہ بالا پانچوں راتوں میں گھومتی رہتی ہے۔ کسی سال شب قدر اکیسویں میں ہوتی ہے اور کسی سال شب قدر تیئیسویں میں ہوتی ہے اور کسی سال شب قدر پچیسویں میں ہوتی ہے اور کسی سال شب قدر ستائیسویں میں ہوتی ہے اور کسی سال شب قدر انتیسویں میں ہوتی ہے۔ الغرض ہمیں پانچوں راتوں میں عبادت کرنی ہوگی اور اس رات کو جسے شب قدر کہتے ہیں جو ہزار راتوں سے بہتر ہے حاصل کرنی ہوگی۔ کسی ایک رات جاگ کر یا عبادت کرکے وہ رات حاصل نہیں ہو سکتی جسے شب قدر کہتے ہیں۔

اشکال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضعیف بیمار صحابی کو ستائیسویں شب قدر بتائی تھی کسی کو تیئیسویں بتائی تھی۔

جواب جس سال ستائیسویں شب قدر ہوتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی مدد سے بتا دیا کہ اس سال شب قدر ستائیسویں ہے یا تیئیسویں ہے۔ لیکن ہر سال ستائیسویں اور تیئیسویں کو شب قدر نہیں ہوتی۔ کیونکہ دوسری صحیح احادیث میں اکیسویں، پچیسویں اور انتیسویں شب کو شب قدر کی پیشن گوئی موجود ہے۔ اس کے پیش نظر تطبیق کی یہی صورت ہے۔

سُرَرُ کے معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اصمتَ مِن سُرَرِ شعبان (صحیح مسلم ۸۲۰/۲) کیا تم نے شعبان کے وسط کا روزہ رکھا؟

سُرَرُ کا واحد سُرَّۃٌ ، سُرَّۃٌ کہتے ہیں ناف کو اور ناف انسان کے بیچ میں ہوتی ہے۔ اس لئے پندرھویں تاریخ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ "سُرر" کی جگہ سُرَّۃٌ بھی استعمال ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اصمت من سُرَّۃ ھذا الشھر (صحیح مسلم) کیا تم نے اس ماہ کے وسط کا روزہ رکھا؟

الغرض "سُرَرُ" سے مراد وسط ہے۔ بیچ ہے۔ پندرہویں تاریخ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب دیجئے

① کیا آپ حقیقی اسلام کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں ؟

② کیا آپ کو فرقہ بندی سے واقعی نفرت ہے ؟

③ کیا آپ فرقہ بندی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ؟

④ کیا آپ ایک اُمّتِ واحد بن کر اس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرنا چاہتے ہیں ؟

⑤ کیا آپ لاعلمی کی تاریکیوں سے نکل کر علم و عمل کی روشنی میں آنا چاہتے ہیں ؟

⑥ کیا آپ زندگی کے ہر شعبہ میں کامل اور محفوظ دینِ اسلام پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں ؟

⑦ کیا آپ اپنی پوری زندگی میں فکری اور عملی انقلاب لانا چاہتے ہیں ؟

⑧ کیا آپ موت کے بعد ملنے والی زندگی کے لئے تیاری کرنا چاہتے ہیں ؟

اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو آئیے !

آج ہی سے ہماری کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیجئے۔

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی:	اللہ تبارک وتعالےٰ	۔۔	اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی:	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۔۔	فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی:	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	۔۔	فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی:	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	۔۔	فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی:	اللہ تعالےٰ سے تعلق	۔۔	دُنیوی تعلقات نہیں
وجہ افتخار	صرف ایک	یعنی:	ایمان باللہ العظیم	۔۔	وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

جماعت المسلمین

تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔ مرکز جماعت المسلمین گیلان آباد، کھوکھرا پار ۲/۲ کراچی

کامل اور محفوظ دین اسلام کے مطالعے کے لئے قرآن مجید اور فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل (فرقہ واریت، قیاسات، رائے، اجتہادات، فتووں اور ملاّ اِزم سے پاک) پمفلٹ مفت حاصل فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مرکزی مسجد المسلمین، کھوکھرا پار، (گیلان آباد) ۲/۲ نمبر، کراچی۔ پاکستان۔